روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 28 جنوری 2012ء 4 ربیع الاول 1433 ہجری 28 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 24

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچادے۔ اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے ان کو سکھادے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ جو قدیم سے خدائے تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتے ہیں اگر یہ ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پاسکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پالئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مہر لگادی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں اور کیسے سچے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ ان پر آندھیاں چلیں اور سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے ان پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے یہاں تک کہ ربانی مددوں نے بھی جن کا ان کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدت تک منہ چھپالیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی مربیانہ عادت کو بہ یکبارگی کچھ ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا انہیں تنگی و تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت مورد غضب ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دکھلایا کہ گویا وہ ان پر ذرا مہربان نہیں بلکہ ان کے دشمنوں پر مہربان ہے اور ان کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دوسرا اور دوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شدت و سختی سے نازل ہوتی ہے ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں ان پر ہوئیں پر وہ اپنے پکے اور مضبوط ارادہ سے باز نہ آئے اور سست اور شکستہ دل نہ ہوئے بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا باران پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر انہیں مشکلات راہ کا خوف دلایا گیا اسی قدر ان کی ہمت بلند اور شجاعت ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات سے اول درجہ کے پاس یافتہ ہو کر نکلے اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پورے طور پر کامیاب ہوگئے اور عزت اور حرمت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا اور تمام اعتراضات نادانوں کے ایسے حباب کی طرح معدوم ہوگئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے غرض انبیاء و اولیاء ابتلاء سے خالی نہیں ہوتے بلکہ سب سے بڑھ کر انہیں پر ابتلاء نازل ہوتے ہیں اور انہیں کی قوت ایمانی ان آزمائشوں کی برداشت بھی کرتی ہے عوام الناس جیسے خدا تعالیٰ کو شناخت نہیں کرسکتے ویسے اس کے خالص بندوں کی شناخت سے بھی قاصر ہیں بالخصوص ان محبوبانِ الٰہی کی آزمائش کے وقتوں میں تو عوام الناس بڑے بڑے دھوکوں میں پڑ جاتے ہیں گویا ڈوب ہی جاتے ہیں اور اتنا صبر نہیں کرسکتے کہ ان کے انجام سے منتظر رہیں۔ عوام کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ جل شانہ جس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے اس کی شاخ تراشی اس غرض سے نہیں کرتا کہ اس کو نابود کردیوے۔ بلکہ اس غرض سے کرتا ہے کہ تا وہ پودا پھول اور پھل زیادہ لاوے اور اس کے برگ اور بار میں برکت ہو۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ انبیاء اور اولیاء کی تربیت باطنی اور تکمیل روحانی کے لئے ابتلاء کا ان پر وارد ہونا ضروریات سے ہے اور ابتلاء اس قوم کے لئے ایسا لازم حال ہے کہ گویا ان ربانی سپاہیوں کی ایک روحانی وردی ہے جس سے یہ شناخت کئے جاتے ہیں۔

(سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 458)

مصیبت کو بھون کر کھا لیا

رسول کریم ﷺ جنگ احد کے بعد مدینہ تشریف لائے تو آپ کی اونٹنی کی باگ حضرت سعد بن معاذؓ کے ہاتھ میں تھی جن کے بھائی عمروؓ جنگ میں شہید ہو چکے تھے۔ شہر پہنچنے پر حضرت سعد کی والدہ بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھی۔ ان کی نظر کمزور تھی۔ انہوں نے رسول اللہؐ کو پہچان کر خوشی کا اظہار کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا مجھے تمہارے بیٹے کی شہادت پر تم سے ہمدردی ہے۔ تو اس صحابیہ نے کہا جب میں نے آپ کو سلامت دیکھ لیا ہے تو میں نے مصیبت کو بھون کر کھالیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد2 صفحہ: 254)

احمدی طالبہ کا نمایاں اعزاز

مکرم ملک محمد حمید افضل صاحب ابن مکرم ملک بشیر علی کنجاہی صاحب کارکن وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ رابعہ حمید صاحبہ کو لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے کانووکیشن منعقدہ 20 جنوری 2012ء کے موقعہ پر جناب وزیر اعظم پاکستان نے تین انعامات M.S کیمسٹری میں اول پوزیشن آنے پر گولڈ میڈل، رول آف آنر اور شعبہ کیمسٹری کی جانب سے حفیظہ بٹ گولڈ میڈل دیئے۔ یہ انعامات عزیزہ رابعہ حمید کی چھوٹی بہن عزیزہ حافظہ خولہ حمید (سٹوڈنٹ میڈیکل کالج سرگودھا) نے وصول کئے۔ کیونکہ مکرمہ رابعہ حمید صاحبہ دو ماہ قبل نصرت جہاں سکیم کے تحت ناصر سیکنڈری سکول (بصے) گیمبیا میں خدمات بجالانے کیلئے گیمبیا جا چکی ہیں۔ موصوفہ اپنے خاوند مکرم منصور علی بلال صاحب سافٹ ویئر انجینئر کے ہمراہ بصے میں خدمات بجالا رہی ہیں۔ اس سے قبل 2009ء میں B.Sc کیمسٹری آنرز میں موصوفہ گولڈ میڈل حاصل کر چکی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کیلئے پیش خیمہ بنائے۔ نیز جماعت اور خاندان کیلئے ہر پہلو سے مبارک کرے۔ آمین

یورولوجسٹ کی آمد

محترم ڈاکٹر چوہدری مظفر احمد صاحب آف یو۔ کے ماہر امراض گردہ و مثانہ مورخہ یکم فروری 2012ء سے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ شروع کریں گے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے ہسپتال استقبالیہ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

زیر کفالت یتیم سے احسان کا معاملہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 19 مارچ 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ............ کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور........... کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم)

میرے پر یہ تاثر ہے خدا کرے کہ یہ تاثر صحیح ہو کہ یہاں اس ملک (غانا) میں عموماً اپنے بہن بھائیوں اور یتیم بچوں کی اچھی نگہداشت کی جاتی ہے۔ اللہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ان تمام مومنوں کے حق میں پوری ہوں جو یتیموں سے احسان کا سلوک کرتے ہیں اور کسی احمدی کا گھر یہ حق ادا نہ کر کے کبھی بدترین گھر کے زمرے میں نہ آئے۔ اللہ کرے کہ یتیموں کی پرورش کا اعلیٰ خلق ہر احمدی گھرانے میں تمام دنیا میں قائم ہو جائے، کبھی یہ نہ ہو کہ احسان کر کے پھر احسان جتانے والے بھی پیدا ہو جائیں بلکہ اس محاورے پر عمل کرنے والے ہوں کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔ یعنی پھر بھول جاؤ کہ کوئی نیکی کی بھی تھی۔

پھر یتیم بچوں سے حسن سلوک کرنے والوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور خوشخبری بھی دی ہے۔ حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ کی خاطر دست شفقت پھیرا اس کے لئے ہر بال کے اوپر جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے نیکیاں شمار ہوں گی اور جس شخص نے اپنے زیر کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور میں جنت میں یوں ہوں گے (آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 250۔ بیروت)

تو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں رفاقت مل جائے اس کو کیا چاہئے۔

پھر عورتوں سے حسن سلوک کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس ہے کہ:

"مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر با اعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورتوں کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے پہاڑ سونے کا بھی دے تو ابتلاء کی حالت میں واپس نہ لے، اس سے ظاہر ہے کہ .... میں عورت کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو عورتوں کو مردوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہر حال مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ (۔) یعنی تم عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو"۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 288)

(روزنامہ الفضل 29 جون 2004ء)

رپورٹ: م۔ف

ریجنل اجتماعات لجنہ اماء اللہ سیرالیون

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ سیرالیون کو ریجنل لیول پر لجنہ و ناصرات کے اجتماعات کرنے کی توفیق ملی۔ اس سال 9 ریجنز میں اجتماعات کروائے گئے۔

نصاب تیار کر کے تمام جماعتوں کو بھجوایا گیا۔ اور اس کی تیاری میں ریجنل مربیان کرام اور ان کی بیویوں، لوکل مربیان کرام، صدران و سیکرٹریان لجنہ اماء اللہ نے بھرپور تعاون کیا۔ اور خاکسار بھی نیشنل صدر لجنہ اور ایگزیکٹو ممبران کے ہمراہ جماعتوں کا دورہ کر کے وہاں کی صدران لجنہ اماء اللہ سے اجتماعات کی تیاری کے حوالے سے رپورٹس لیتی رہی۔

ان اجتماعات میں علمی مقابلہ جات ہوئے۔ جس میں لجنہ و ناصرات نے جوش و خروش حصہ لیا جس سے لجنہ و ناصرات میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی۔

علمی مقابلہ جات مندرجہ ذیل تھا۔

☆ تلاوت قرآن کریم ☆ حفظ قرآن ☆ 5 احادیث، دعائیں خلافت جوبلی، ☆ نظم ☆ مقابلہ تقریر ☆ مقابلہ دینی معلومات

ہر ریجن کے اجتماع کی مقررہ تاریخ کو خاکسار کے ہمراہ نیشنل ایگزیکٹو کی ممبران نے ہر جگہ دورہ کیا اور اجتماعات میں شمولیت کی۔ اجتماعات کا آغاز تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد لجنہ اماء اللہ سے ہوتا رہا اور اختتام دعا پر ہوتا رہا۔ خاکسار اور نیشنل ایگزیکٹو کی ممبران کو لجنہ و ناصرات کی تربیت کیلئے لباس، بچوں کی تربیت، ماں باپ کی اطاعت اور سچائی جیسے تربیتی موضوعات پر تقاریر کرنے کا موقع ملتا رہا۔

مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے جاتے رہے اور پروگرام کے اختتام پر شاملین کی کھانے سے بھی تواضع کی جاتی رہی۔ امسال ریجنل اجتماعات میں مکینی ریجن نے اول پوزیشن حاصل کی۔

☆ Mile 91 ریجن کے ریجنل اجتماع میں 37 غیر از جماعت خواتین شامل ہوئیں۔ پروگراموں کو نہایت پسند کیا اپنے ساتھ نیک اثر اور سچائی کا پیغام لے کر گئیں اور علاقہ کے لوکل ریڈیو سٹیشن کے کارکنان نے اجتماع کے دوران پروگراموں کی ریکارڈنگ کی اور ریڈیو دو دن وقفے وقفے سے پروگرام نشر کرتا رہا۔ جسے علاقے کے لوگوں نے بہت سراہا اور جماعت کی ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

☆ اسی طرح مکینی ریجن کے اجتماع میں غیر از جماعت تنظیم "سپریم اسلامی کونسل" کی ریجنل صدر اپنی 15 ایگزیکٹو ممبران کے ساتھ شامل ہوئیں۔ انہوں نے جماعت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے اور یہی جماعت قرآن و حدیث کے مطابق مردوں اور خواتین کے حقوق کا خیالات رکھتے ہوئے تربیتی پروگرام کروا رہی ہے۔ پچھلے سال انہوں نے اکیلے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تھی اور بہت متاثر ہوئی تھیں اور کہا کہ اتنے بڑے پیمانے پر لوگوں کا اکٹھے ہونا اور پورے نظم و ضبط کے ساتھ پروگرام کا اختتام پذیر ہو جانا یہ خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا واقعی یہ ایک سچی جماعت کی نشانی ہے اور وعدہ کیا کہ اگلے سال میں اپنی تمام ایگزیکٹو اور بعض ممبرات کے ساتھ شامل ہوں گی۔

ہر ریجنز کی لجنہ و ناصرات نے پروگرامز منعقد ہونے پر خوشی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ آئندہ اس قسم کے پروگراموں کو کامیاب کرنے کیلئے پہلے سے بہتر بھرپور طریقے سے تیاری کریں گی۔ جس سے ان کی خود بھی تربیت ہو گی آئندہ آنے والی نسل کیلئے بھی مفید ہو گی۔ تمام ریجنز میں اجتماعات کی حاضری درج ذیل رہی۔ تمام شاملین اپنے اپنے ریجنز کی دور دور کی جماعتوں میں سے پیدل سفر کر کے ریجنز ہیڈ کوارٹر پہنچے تھے۔

نمبر شمار	نام ریجن	حاضری	جماعتوں کی نمائندگی	غیر از جماعت
1	لنگی	193	15	28
2	مکینی	360	22	100
3	Mile 91	250	14	37
4	BO	106	13	-
5	روکوپور	227	19	-
6	پورٹ لوکو	203	31	11
7	فری ٹاؤن	390	27	5
8	لونسر	70	3	-
9	کینما	126	9	-

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کیلئے ان اجتماعات کو مفید بنائے اور انہیں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری تمام مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

جاں نثاران لاہور کے اخلاق و کردار، اخلاص و وفا، صبر و استقامت اور شجاعت کا مجموعی ذکر

المناک سانحہ لاہور 2010ء کے زندہ و تابندہ کردار

یہ سب لوگ نیک دل، ہمدرد، با اخلاق، اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے اور دین کو مقدم رکھنے والے تھے

(قسط دوم)

جان نذر کرنے والے بہادر

بیت الذکر اور بیت النور میں اللہ کی عبادت کے لئے جمع ہونے والے یہ پاک نفوس اپنی دیگر خوبیوں کے ساتھ حیرت انگیز طور پر انتہائی بہادر اور جی دار تھے اس بہادری کا اظہار کئی طرح ہوا۔ جو ذمہ داریاں اٹھائے ہوئے تھے وہ اس مشکل وقت میں بھی بہادری سے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف رہے۔ جن کو موقع ملا وہ نہتّے ہوتے ہوئے بھی مسلح دشمن کو زیر کرنے کیلئے جھپٹ پڑے۔ جنہوں نے ساتھیوں کی جانوں کو خطرے میں دیکھا تو اڑ کر ان کے اور دشمن کے درمیان آئے اور اپنی جان نچھاور کردی اور باقی سب نے کمال استقامت سے اس کڑے وقت کو جھیلا اور اپنے زخموں اور بہتے ہوئے خون کی پرواہ کئے بغیر بلا کسی اضطراب اور افراتفری کے ہدایات کی پابندی کی اور پورے سکون سے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہ کر رضاء الٰہی پر راضی رہتے ہوئے اپنی جانیں جان آفرین کو لوٹا دی۔ آخری وقت سے پہلے جس کو موقع ملا اس نے اپنے پیاروں کو بھی فون پر دعاؤں کی تلقین کر کے اللہ کے سپرد کر دیا۔ ان تمام اقسام کی بہادری کے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

ادائیگی فرض میں جان کی قربانی

امیر ضلع مکرم منیر احمد شیخ صاحب کو خدام نے نیچے کی طرف یعنی Basement میں جانے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا اور جب فائرنگ شروع ہوئی ہے تو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر لوگوں کو کہا کہ بیٹھ جائیں اور درود شریف پڑھیں اور دعائیں کریں ...... پولیس کو بھی فون کیا۔

مربی سلسلہ مکرم محمود احمد شاد صاحب نے منبر نہ چھوڑا حملہ کے دوران آپ مسلسل لوگوں کو دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہے تھے جب حملہ آور (بیت) کے اندر آیا تو آپ نے بلند آواز میں نعرہ بھی لگایا اور مسلسل درود شریف کا ورد کرتے رہے آپ کے سینے میں دو گولیاں لگیں۔

بیت الذکر کے سیکیورٹی گارڈ مکرم محمود احمد صاحب مین گیٹ پر ڈیوٹی پر تھے سانحہ کے دوران انہوں نے ایک دہشت گرد کو پکڑنے کی کوشش کی اس کوشش میں ان پر فائرنگ ہوئی۔

بیت النور کے سیکیورٹی گارڈ مکرم محمد انور صاحب مین گیٹ پر ڈیوٹی کر رہے تھے .... دہشت گرد قریب آیا اور اس نے فائرنگ شروع کردی انہوں نے بھی مقابلہ کیا ایک خادم نے انہیں کہا کہ گیٹ کے اندر آجائیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں شیروں کا کام پیچھے ہٹنا نہیں اور ساتھ ہی جو ان کے پاس ہتھیار تھا اس سے فائرنگ کی جس سے دہشت گرد زخمی ہو گیا لیکن پھر دوسرے دہشت گرد نے گولیوں کی ایک بوچھاڑ ماری جس سے وہیں موقع پر راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

شہداء میں شامل درج ذیل خدام بھی ڈیوٹیوں پر تھے۔

مکرم عرفان احمد ناصر صاحب جن کی ڈیوٹی ٹریفک کنٹرول پر ہوتی تھی اس حوالے سے غالباً امکان یہی ہے کہ سب سے پہلے شہید یا پہلے چند شہیدوں میں سے ہوں گے مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب جنہوں نے یہ کہہ کر خود ڈیوٹی لی کہ یہ ان کا دارالذکر میں آخری جمعہ ہے۔ مکرم محمد شاہد صاحب جن کی امیر صاحب کے ساتھ ڈیوٹی تھی اور محراب کے ساتھ کھڑے رہے مکرم نور الامین صاحب جنہوں نے اپنے گھر والوں اور دوستوں کو فون کیا کہ میں ایسی جگہ پر ہوں کہ اگر چاہوں تو نکل سکتا ہوں لیکن میری یہاں ڈیوٹی ہے مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب (جن کی ڈیوٹی مین گیٹ پر تھی جب دہشت گردوں نے حملہ کیا تو یہ بھاگ کر ان کو پکڑنے کے لئے گئے اور حادثہ کے اوّلین شہداء میں شامل ہو گئے۔

دو افراد نے MTA ریکارڈنگ کیلئے اپنے فرائض کی ادائیگی کی فکر میں اپنی جان کی قربانی دی۔ ان میں ایک مکرم کامران ارشد صاحب تھے جو فائرنگ کے شروع ہونے کے وقت بہادری کے ساتھ جان کی پرواہ کئے بغیر MTA کیلئے ریکارڈنگ کرنے کے لئے نکلے مگر اس دوران دہشت گردوں کی فائرنگ کی زد میں آکر راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور دوسرے مکرم محمد آصف فاروق صاحب تھے جو دہشت گردوں کے حملے کے دوران ریکارڈنگ کرنے نکل پڑے اور اسی سلسلہ میں اوپر کی منزل سے اتر رہے تھے کہ دہشت گردوں کی گولی سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

احساسِ ذمہ داری میں جان کی قربانی

مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ڈیوٹی پر تو نہ تھے لیکن احساس ذمہ داری کے تحت انہوں نے بیت النور میں ایک دہشت گرد کے آنے پر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی اور گولی کا نشانہ بن گئے۔

تعمیل حکم میں جان کی قربانی

ایک اور دوست مکرم وسیم احمد صاحب تھے جو کسی ڈیوٹی پر نہ تھے لیکن جنہوں نے تعمیل حکم کی خاطر اپنی جان کی پرواہ نہ کی واقعات کے مطابق پہلی صف میں بیٹھے تھے دہشت گردوں کے آنے پر امیر صاحب کے حکم پر وہیں بیٹھے رہے اور دہشت گردوں کی گولیوں سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

دوسروں کی جان بچانے کیلئے اپنی جانوں کی قربانی

شہداء میں کئی بہادر وہ تھے جو دوسروں کو خطرے میں دیکھ کر اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر ان کو بچانے کے لئے کوشاں ہوئے اور خود قربان ہو گئے۔ ان میں مکرم ناصر محمود خان صاحب بعمر 31 سال تھے جو دارالذکر کی سیڑھیوں کے نیچے کئی اور دوستوں کے ساتھ محفوظ تھے جب دہشت گرد نے ان لوگوں کی طرف گرنیڈ پھینکا تو اس بہادر نے اسے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا تاکہ دوسرے سب محفوظ رہیں اور چاہا کہ اسے حملہ آور کی طرف لوٹا دیں لیکن اس دوران گرنیڈ ان کے ہاتھوں میں پھٹ گیا اور دوسروں کو بچانے کی اس کوشش میں وہیں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

ان میں مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب بعمر 51 سال تھے۔ یہ بھی ایک محفوظ جگہ پر تھے لیکن ایک زخمی بھائی کو بچانے کے لئے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر باہر نکل آئے اور دہشت گرد کی فائرنگ کا نشانہ بن کر راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

ان میں مکرم محمد اشرف بھلر صاحب بعمر 47 سال تھے جو بیت النور میں نمازیوں کو بچانے کے لئے ہال کے چھوٹے دروازے کو بند کر کے اس کے آگے کھڑے ہو گئے اور دہشت گرد کو دروازہ نہ کھولنے دیا جس پر اس نے باہر سے ہی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی آپ کی کمر چھلنی ہو گئی اور یوں دوسروں کو بچاتے ہوئے آپ موقع پر راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

اسی طرح مکرم لعل خان ناصر صاحب بعمر 25 سال نے بھی دوڑ کر بیت النور کے پچھلے دروازہ کو بند کر کے اسے مضبوطی سے تھام لیا اور دہشت گرد کو دروازہ نہ کھولنے دیا جس پر اس نے نالی اندر کر کے فائر کئے جو آپ کے سینے میں لگے اور آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے جتنی دیر انہوں نے دہشت گردوں کو روکے رکھا بیشتر احباب محفوظ جگہوں پر چلے گئے اور یوں آپ نے بہت سے دوستوں کو بچانے کیلئے اپنی جان قربان کر دی۔

ایک صاحب کہتے ہیں کہ باہر سیڑھیوں کے نیچے صحن میں ڈیڑھ دو سو آدمی کھڑے تھے اس وقت دہشت گرد فائرنگ کرتے ہوئے ہال کے کارنر میں تھے ایک آدمی بالکل صحن کے کونے میں آ گیا اگر وہ اس وقت باہر آجاتا تو جو ڈیڑھ دو سو آدمی باہر تھے وہ شاید آج موجود نہ ہوتے لیکن میری آنکھوں کے سامنے ایک انصار جن کی عمر لگ بھگ 65 سال یا اوپر ہو گی انہوں نے ستون کے پیچھے سے نکل کر اس کی طرف دوڑ لگا دی اور اس کی وجہ سے بالکل ان کی چھاتی میں گولی لگی اور وہ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے لیکن ان کی بہادری کی وجہ سے دہشت گرد کے باہر آنے میں کچھ وقت لگا اس عرصے میں بہت سے احمدی محفوظ جگہ پر پہنچ گئے۔

وفا کے تعلق میں بہادرانہ جان کی قربانی

مکرم نثار احمد صاحب بعمر 46 سال کو مکرم اشرف بلال صاحب نے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا دونوں دارالذکر میں تھے اشرف صاحب پہلے فائرنگ کی زد میں آئے ان کو گرتے ہوئے مکرم نثار صاحب نے اپنے بازوؤں میں لے لیا اور حملہ آور کے درمیان حائل ہو گئے دہشت گرد کی گولیوں کی بوچھاڑ نے ان کی کمر چھلنی کر دی اور آپ موقع پر راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور وفاداری سے جان قربان کر دی۔

مردانہ وار مقابلہ کر کے جانوں کی قربانی

ان شہداء میں سے چند وہ بھی تھے جو نہتے

ہونے کے باوجود حیرت انگیز شجاعت کے ساتھ دشمن پر جھپٹے اور اسے زیر کرنے کی اس کوشش میں انتہائی بہادری سے اپنی جان قربان کر دی جرأت وشجاعت کی یہ داستان رقم کرنے والے ان جان کے نذرانے دینے والوں کا ذکر یوں ہے۔

☆ سردار افتخار الغنی صاحب بعمر 43 سال نے موقع پاتے ہی بھاگ کر ایک دہشت گرد کو پکڑا تو دوسرے دہشت گرد نے فائرنگ کر دی جس دہشت گرد کو پکڑا تھا اس نے اپنی خودکش جیکٹ بلاسٹ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پوری طور سے بلاسٹ نہیں ہوسکی دھماکہ تھوڑا ہوا لیکن اس دھماکے سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور دہشت گرد شدید زخمی ہوگیا لوگ کہتے ہیں کہ یہ آسانی سے بچ سکتے تھے اگر یہ اس وقت ایک طرف ہو جاتے اور دہشت گرد پر نہ جھپٹتے۔

☆ مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب بعمر 33 سال انتہائی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دہشت گرد کو پکڑ کر گرانے اور قابو پانے میں کامیاب ہو گئے اسی دوران دوسرے دہشت گرد نے گولیوں کی بوچھاڑ کی اور ان کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔

☆ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کی عمر 85 سال تھی لیکن انہوں نے جوانوں جیسی ہمت کے ساتھ بیت النور میں اس ایک دہشت گرد پر جو انہیں گولی مار کر اپنی دانست میں فارغ ہو کر دوسری طرف متوجہ ہو چکا تھا زخمی ہونے کے باوجود پیچھے سے ایک دم چھلانگ لگا کر اس کی گردن پکڑ لی ان کی اس ابتدائی کوشش کے بعد اور نمازی بھی شامل ہو گئے اور دہشت گرد کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے اس ہاتھا پائی میں انہیں مزید گولیاں بھی لگیں اور شہادت کا رتبہ پایا۔

☆ مکرم منور احمد قیصر صاحب بعمر 57 سال نے دارالذکر کے مین گیٹ پر ڈیوٹی کے دوران ایک دہشت گرد کو مضبوطی سے پکڑ لیا جبکہ دوسرے نے آپ پر فائرنگ کر کے آپ کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا۔

☆ مکرم محمد شاہد صاحب بعمر 28 سال نے شہادت سے قبل فون کر کے کہا کہ میں ان دہشت گردوں کو پکڑنے کی کوشش کرونگا چہرہ پر ناخن لگنے کے نشان تھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی کے ساتھ لڑائی ہوئی ہو۔

بہادرانہ صبر اور استقامت سے جانوں کی قربانی

گولیوں اور گرنیڈ سے زخمی ہو کر اپنے بدن سے ابلتے ہوئے خون کو دیکھتے ہوئے اپنے درد اور تکلیف کو بھلا کر اپنے اطراف میں اپنے عزیزوں اور پیاروں کو اس حال میں پا کر بھی صبر اور استقامت کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنا اور کسی قسم کی بدنظمی اور افراتفری کے بغیر دی گئی ہدایات پر اطاعت کے جذبہ سے عمل کرنا موبائل فون پر اپنے قریبیوں کو حادثہ کی خبر دے کر دعاؤں کیلئے کہنا اور خود بھی ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے رہنا اور پھر کئی گھنٹے اسی کیفیت میں گزار کر اپنی جانیں جان آفریں کے سپرد کرتے جانا اجتماعی طور پر بہادرانہ استقامت کا وہ اظہار تھا جسے حضرت مسیح موعود نے فوق الکرامت فرمایا ہے۔

یہ جرأت انگیز استقامت اس مزاج کا مظہر ہے جو احمدیوں کا خاصہ اور طرّۂ امتیاز ہے۔ اور اس یقین کا پروردہ جو صرف حق وصداقت کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے اور پروان چڑھتا ہے یہ اس ایمان کا اظہار بھی ہے جو ثریا ستارے سے واپس لایا گیا اور حضرت مسیح موعود کی اس انقلاب آفریں قوت قدسیہ کا بھی جس نے ان احمدیوں کو ان باقی سب لوگوں سے ممتاز کر رکھا ہے جو گو ان کی طرح اسی زمین کے باسی ہیں لیکن عدم ایمان کے باعث ان اعلیٰ صفات سے محروم۔

ان شہداء کا صبر واطمینان سے موت کو یوں گلے لگانے والی یہ سکینت بلا شبہ ان فرشتوں کی تسلی کا نتیجہ تھی جو ان صاحبان استقامت پر اس وقت یہ کہتے ہوئے اترے:(حٰمٓ: 31)

خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت کے ملنے پر خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔

زندہ لوگ

اللہ کی راہ میں جانیں دینے والے یہ سب شہید زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے کہ اللہ نے انہیں فوت شدہ کہنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:۔

اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔(البقرہ:155)

ہمیں اگرچہ اس زندگی کا ادراک نہیں تاہم ان شہداء کے حوالے سے ہم اس جاری زندگی کو کئی رویوں میں دیکھ رہے ہیں۔

☆ ان جوان بیٹوں میں جو سانحہ سے اگلے جمعہ کو اپنے حلقہ کی بیت کو چھوڑ کر خاص طور پر دارالذکر آتے ہیں اور عین اس جگہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں جہاں ان کے والد راہ مولیٰ میں قربان ہوئے۔

☆ اس دس سالہ بچے میں جسے اس کی ماں سانحہ سے اگلے جمعہ اس ہدایت کے ساتھ دارالذکر بھجواتی ہے کہ وہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جہاں تمہارے ابا شہید ہوئے تھے۔

☆ اس ننھے بچہ میں جو باپ کی شہادت کے بعد 22 جون کو پیدا ہوا اور جس کا نام اس کے بڑوں نے شہید کے نام پر مسعود احمد ثانی رکھا۔

☆ ملک ملک پھیلے ہوئے ان دلوں میں جن میں ان جانے والوں کی یاد بسی ہوئی ہے اور جوان کے تذکرے کرتے نہیں تھکتے MTA پر ان میں سے ہر ایک کا ذکر ایک سال بعد بھی ان کے لئے تازہ اور دلوں کو گرمانے والا ہے جو دور ونزدیک سے لاہور آ کر ان شہداء کے گھروں میں ان کے قریبیوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی باتیں کرتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔

☆ ان احمدی نوجوانوں میں جو اِن جانے والوں کی یاد دلوں میں سجائے جماعتی مراکز اور بیوت پر دن رات ڈیوٹیاں دیتے ہیں اور اس خدمت کو سعادت جانتے ہیں۔

☆ ان بے شمار احمدیوں میں جوان جانے والوں کی راہوں پر نگاہیں جمائے اپنے دل کی گہرائیوں میں اس خواب کو سجاتے اور سنوارتے ہیں کہ وہ بھی اتنے خوش بخت ہوں کہ اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر سکیں۔

☆ اور سب سے اولیٰ اس پیارے دل میں جو سب کا پیارا ہے اور جوان جانے والوں کو پیارا جانتا ہے۔ جس نے ان سب کا نام لے کر ان کا ذکر کیا اور ان کی صفات بیان کیں۔ جس نے ان کے قریبیوں سے بات کی اور اس جدائی کا غم بانٹا اور جو ان کیلئے سراپا دعا ہے اور جس نے سب سے کم سن شہید کے ذکر میں یہ دعا کی ہے کہ

اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ہزاروں لاکھوں ولید جماعت کو عطا فرمائے۔

پس یہ لوگ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ اپنی ذات میں اپنی فیض رسانی میں مثلِ شمع دوسروں کو یہی راہ دکھانے میں اور محبت بھری یادوں میں۔

بچ رہنے والے بہادر

ان وحشیانہ حملوں کے وقت دونوں بیوت میں ان تمام احمدیوں کا جن کا وقت شہادت ابھی نہیں آیا تھا مجموعی طرز عمل بھی جانے والوں کی طرح جرأت صبر شجاعت ایثار اطاعت خدمت اور نظم وضبط کی اعلیٰ انسانی صفات سے مزیّن اور آراستہ تھا۔ حق تو یہ ہے کہ ان میں سے ہر فرد اس قابل ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے اور حیران ہوا جائے۔ اور تاریخ یقیناً ان سب کو یاد رکھے گی۔ تاہم اس وقت چند عناوین کے تحت اس بیان کو سمیٹنے کی کوشش ہی پیش نظر ہے۔

دشمن کو قابو کرنے والے بہادر

دہشت گردی کے ہزارہا واقعات ہو چکے ہیں لیکن ان سب میں شاید یہ پہلا اور آخری موقع تھا کہ مسلح اور خودکش جیکٹ پہنے ہوئے دو دہشت گردوں کو بیت النور کے سادہ اور نہتے نمازیوں نے اپنی جرأت شجاعت اور بہادری کے بل پر زندہ پکڑ لیا اور قابو پا کر قانون کے محافظوں کے سپرد کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی۔ ان کارناموں کو کرنے والے ایک ناصر تھے جو ایک شہید کی ابتدائی کوشش کے بعد 24 فٹ کے فاصلے سے دہشت گرد پر باز کی طرح جھپٹے اور اسے گرا کر بے بس کر دیا پھر چند دیگر احباب نے اسے غیر مسلح کیا۔ جبکہ دوسرا بظاہر ایک کمزور سا نوجوان خادم تھا جس نے لپک کر ایک دہشت گرد کی ایک ہاتھ سے گردن دبوچی اور دوسرے سے اس کی گن کی بیرل پکڑ لی جو بے شمار گولیاں برسا کر آگ کی طرح گرم تھی یوں قابو یافتہ اس دہشت گرد کو پھر اور احباب نے مل کر غیر مسلح کر دیا۔ اس نوجوان کے بڑے بڑے چھالوں سے پُرہتھیلی بہادری کی اس نئی اور حیران کن تاریخ کا عنوان ٹھہری کہ اس سے پہلے کب اور کس نے جیکٹ پوش دہشت گرد کی گن پر یوں ہاتھ ڈالا ہے؟

ان بہادروں پر آفرین ہے۔ یہ وہ بہادری ہے جو سچائی کے بطن سے پیدا ہوتی ہے کہ سچائی بجائے خود طاقت ہے۔ اس طاقت کا ایک پر یقین اظہار حضرت مسیح موعود کے چند الفاظ میں یوں ہے:۔

''میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں''

(انوار الاسلام روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

اور یہی وہ طاقت ہے جو آج ہر احمدی کے لہو میں گردش کرتی ہے اور جس سے ٹکرا کر احمدیت کے خلاف ہر کوشش ناکام ونامراد رہتی ہے۔

بہادر زخمی

ان حملوں میں مجموعی طور پر ایک سو دس افراد زخمی ہوئے جن میں سے 99 شہر کے مختلف ہسپتالوں میں داخل کئے گئے اور مختلف دورانیوں تک زیرِ علاج رہے آخری زخمی 23 جولائی کو ہسپتال سے فارغ ہوئے۔

راقم کو کراچی جماعت کے ایک خیر سگالی وفد کے رکن کے طور پر 30 مئی کو ان میں کوئی نصف مریضوں کی عیادت کا موقعہ ملا۔ یہ ایک کبھی نہ بھولنے والی یاد ہے جسے خاکسار یہاں دہراتا ہے۔

شہر کے پانچ ہسپتالوں میں 50 سے زائد زخمیوں سے ملاقات ہوئی ان میں زیادہ دارالذکر میں زخمی ہوئے اور تین گھنٹہ سے زیادہ بلا کسی طبی امداد کے وہیں رہے تھے ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا اور دہشت گردوں کو اپنے ارد گرد کارروائی میں مشغول اور ان کے ہاتھوں اپنے دوست عزیزوں اور پیاروں کو گولیوں کا نشانہ بنتے دیکھتے رہے تھے۔ لیکن آفرین ہے ان کے عزم و حوصلہ کو کہ ہسپتال بیڈ پر لیٹے ہوئے ان کے پُرسکون چہروں سے ہرگز پتہ نہ لگتا تھا کہ وہ کس بدترین صورت حال سے گزرے ہیں۔

ان کے زخم مختلف نوعیت کے تھے۔ گولیاں کسی کے بازوؤں پر لگی تھیں اور کسی کی ٹانگوں پر۔ کسی کو

لگنے والی گولیاں ابھی جسم کے اندر ہی تھیں اور آپریشن ہونا باقی تھا۔کسی کے گولی جسم کے پار ہو گئی تھی کوئی گرنیڈ کے حملہ سے زخمی تھا اور بہت سارے چھرے جسم کے مختلف حصوں میں پیوست تھے۔لیکن جس کا حال پوچھا بلا استثناء ہر ایک نے مسکرا کر یہی کہا کہ الحمدللہ۔ چہروں کے ان خوشگوار تاثرات سے ہرگز یہ پتہ نہ لگتا کہ ان کے زخم کی نوعیت اور شدت کیا ہے؟ مزید پوچھنے پر ہی معلوم ہوتا کہ سب ٹھیک نہیں ہے اور بہتوں کے دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اپنے بازو استعمال کرنے اور کلائی پکڑنے کے مقابلوں میں حصہ لینے میں ابھی بہت وقت گزر سکتا ہے۔جی ہاں لاہور کے کلائی پکڑنے کے مقابلوں کے بہترین ناصر کھلاڑی بھی زخمی بازو کے ساتھ یہاں داخل تھے۔

ان زخمیوں میں سے ایک بزرگ بڑی خوشی سے بتا رہے تھے کہ وہ دارالذکر میں گزشتہ پچیس سالوں سے اقامت کہتے آئے ہیں اور بڑی خوش دلی سے پُر امید تھے کہ اگلے جمعہ پر تکبیر کہیں گے گو دونوں ٹانگیں اور بازو بندھے ہوئے تھے۔ بظاہر ایسا جمعہ آنے میں ابھی بہت دیر تھی۔

ایک ہنستا مسکراتا نوجوان تھا جس کے گھٹنے پر گولی لگی تھی لیکن حال پوچھنے پر اس نے اس اظہار کو کافی سمجھا کہ بالکل ٹھیک ہے۔ایک اور بزرگ بڑی خوش دلی سے اس امر کے شاکی تھے وہ بجائے ان لوگوں میں شامل ہونے کے جو آگے چلے گئے ہیں ہسپتال کیوں آن پہنچے ہیں۔

غرضیکہ کئی احمدیوں کے بیڈ قریب قریب ہونے کے ہسپتالوں کے یہ وارڈ ایک نئے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ایک طرف زخمیوں کا اطمینان و سکون تھا اور دوسری طرف احمدیت کی ڈور اور محبت کے رشتہ میں بندھے دور و نزدیک سے کھنچے آنے والے تیمار دار تھے۔شارجہ اور دوبئ سے آنے والے دو دوست تو ہمارے ساتھ ہی رہے لیکن اس سے پہلے بھی کئی دوست حال پوچھ گئے تھے۔

ایک ماہ بعد ایک بار پھر ان زخمیوں میں بعض کی عیادت کا موقع ملا۔ گولیوں اور گرنیڈ سے لگے زخموں کی پیچیدگیوں سے نبرد آزما یہ بہادر اسی طرح ہنستے مسکراتے ملے۔تسلی دلانے والوں کو الٹا تسلی دیتے ہوئے۔ اس سانحہ کے صرف مثبت پہلو کا ذکر کرتے ہوئے۔جلد پوری صحت کے ساتھ زندگی کی دوڑ میں شامل ہو جانے کیلئے پرامید۔ ان کے اطمینان و سکون کو دیکھ کر کوئی ناواقف خیال کرتا ہوگا کہ گویا یہ ہسپتال میں چھٹیاں گزار رہے ہیں۔

بہادر بچّی

یہ مثالی کردار ادا کرنے والے صرف انصار اور خدام نہ تھے۔اس دن دارالذکر میں ایک 4 سالہ بچی نور فاطمہ بھی تھی جو اپنے والد مکرم محمد اعجاز صاحب کے ہمراہ جمعہ پڑھنے آئی ہوئی تھی اور اس کے دو اطفال کی عمر کے بھائی بھی ہمراہ تھے سب کو گرنیڈ پھٹنے سے زخم آئے لیکن سب سے گہرا زخم اس بچی کے رخسار پر آیا جو تقریباً ڈیڑھ انچ تھا یہ بچی بھی تقریباً 3 گھنٹے محبوس رہی اور رونا تو درکنار اف تک نہ کی جب کوئی بولتا تو یہ اشارے سے منع کرتی اور کہتی باہر گندے لوگ ہیں خاموش رہیں۔

بہادروں کی نئی نسل کی یہ نمائندہ بچی ہماری آئندہ ترقی کی علامت ہے۔

بہادر ڈیوٹیاں دینے والے

جو احباب اس سانحہ کے وقت ان جگہوں پر موجود تھے لیکن محفوظ رہے ان کا سب کچھ بھلا کر اپنے فرائض کی ادائیگی میں انہماک اور احساسِ ذمہ داری حیرت انگیز تھا۔ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جن کے اپنے عزیز اور قریبی قربان کئے گئے تھے۔

ہفتہ کے دن ڈیوٹی پر موجود نوجوانوں کی تعداد اس سے زیادہ تھی جو جمعہ کے دن ڈیوٹی پر آئے تھے اور ان میں سے کئی تھے جن کے والد بھائی بہنوئی یا سسر قربان کر دیئے گئے تھے۔ بلکہ جمعہ کی شام ہی ربوہ سے آئے ہوئے ایک بزرگ نے کسی نوجوان کے سپرد کوئی کام کیا۔ جب وہ کام کر لوٹ آیا تو کسی نے بتایا کہ اس کے والد اس حادثہ میں قربان ہو گئے ہیں تب اسے گھر بھیجا گیا لیکن اگلی صبح وہ پھر ڈیوٹی پر حاضر ہو گیا۔

جماعت لاہور کے وہ بزرگ جن کے ذمہ مہمانوں کی دیکھ بھال ہے بدستور اس خدمت کو بجا لاتے رہے اور گھر نہ گئے جب کہ ان کے بہنوئی فوت ہو چکے تھے۔لاہور کے قائم مقام امیر صاحب کے بہنوئی بھی فوت ہوئے لیکن وہ بھی ہمہ وقت دارالذکر میں انتظامی کاموں میں مصروف رہے گو درمیان میں کسی وقت دس منٹ کیلئے بہن کے گھر ضرور گئے۔

اور یہ واقعہ تو حضرت صاحب نے جمعہ کے خطبہ میں ذکر فرمایا کہ ایک نوجوان جو مرحومین کو ایمبولینس میں منتقل کرنے میں مدد دے رہا تھا اس نے جب ایک نعش اُٹھائی تو بولا کہ یہ میرے والد ہیں لیکن ان کو بھی ایمبولینس میں پہنچا کر واپس آ گیا اور اپنے کام میں مصروف رہا۔

دارالذکر اور بیت النور میں دسیوں ایسے دوستوں سے ملاقات ہوئی جو حادثہ کے وقت ان جگہوں پر موجود تھے اور محفوظ رہے وہ واقعہ کی تفصیل بیان کرتے تھے اور درمیان میں یہ ذکر بھی کہ ہم بیت کے اس حصہ میں تھے اور یہاں دوست ہمارے دائیں بائیں گولیوں کا نشانہ بنے لیکن حیرت انگیز طور پر وہ اس سانحہ کے منفی اثرات پر قابو پا چکے تھے جبکہ عام طور پر ایسے حادثات کا شکار ہونے والے ایک عرصہ تک اس کے Trauma کے اثر میں رہتے ہیں ان میں خدام بھی تھے اور انصار بھی۔ ایسے فرائض کی ادائیگی کے لئے جس میں گزشتہ دن کئی خوش نصیبوں نے جان قربان کی تھی ان کا جوش اور جذبہ دیدنی تھا۔ یہ احساسِ ذمہ داری صرف زندہ قوموں کی علامت ہے اور احمدی خدام و انصار نے اپنے اس وصف کا اس بڑے امتحان میں خوب اظہار کیا۔

بہادر خون کا عطیہ دینے والے

دارالذکر کے کئی گھنٹوں کے محاصرہ سے رہائی پا کر کئی نوجوانوں نے بجائے اپنے گھروں کو جانے کے اس خیال سے سیدھے ہسپتالوں کا رخ کیا کہ ان کے زخمی بھائیوں کو خون کی ضرورت ہوگی۔ یہی وجہ تھی کہ ہسپتالوں میں خون دینے والے خدام کی قطاریں لگ گئیں جو ہسپتالوں کے عملہ کے لئے بجا طور پر تعجب کا سبب بنا کیونکہ اس سے پہلے ایسے حادثات میں ہمیشہ TV اور ریڈیو پر عطیہ خون کی اپیلیں کرنی پڑتی ہیں۔

بہادر سجدہ گزار

ایک بزرگ اس حالت میں مسلسل سجدہ میں رہے ہیں۔ کوئی پرواہ نہیں کی کہ دائیں بائیں گولیاں آ رہی ہیں۔

مجموعی بہادرانہ کردار

ان حملوں کے درمیان تمام موجود احمدیوں نے انتہائی صبر وضبط کا مظاہرہ کیا۔انہیں جو ہدایت دی گئی اس پر عمل کیا۔کوئی panic نہیں ہوا کوئی بھگدڑ نہیں مچی یہ اطمینان اور سکون مثالی تھا ملک شام سے آئے ہوئے ایک احمدی نے جو اس وقت وہاں موجود تھے بیان کیا:۔

ایسا نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کوئی افراتفری نہیں تھی کوئی ہراسانی نہیں تھی کوئی خوف نہیں تھا ہر ایک آرام سے اپنے اپنے کام کر رہا تھا اس وقت بھی جب دشمن گولیاں چلا رہے تھے انتظامیہ کی طرف سے جو بھی ہدایت دی جا رہی تھی ان کے مطابق عمل ہو رہا تھا کہتے ہیں کہ میرے لئے تو ایک ایسی انہونی چیز تھی جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

چشم تصور سے بھی شاید یہ دیکھنا آسان نہیں کہ کس طرح دارالذکر میں یہ 4-3 گھنٹے کٹے ہوں گے۔ یہاں ہر طرف شہید اور زخمی تھے اور کارروائی جاری تھی اور باقی سب بھی ان میں سے ایک امکان سے دو چار ہو سکتے تھے برستی گولیوں اور گرنیڈ کے دھماکوں فضاء میں بارود کی بو دھماکوں میں ادھڑے فرش چھتوں کے مڑے تڑے پنکھے دھوئیں سے جلی سیاہ چھت خون سے لتھڑی صفیں حبس اور گرمی ان کا ماحول رہا اس کے باوجود قریب بیٹھنے والے احمدی ایک دوسرے کے لئے جو کر سکتے تھے وہ کرتے رہے۔ زخمی نوجوانوں کو بزرگ اپنی آڑ میں پناہ دیتے رہے۔نوجوان کم عمر بچوں پر سایہ کئے رہے۔ آستینیں پھاڑ پھاڑ کر پٹیاں باندھی گئیں۔ برستی گولیوں میں صحن سے پانی لا لا کر پلایا گیا۔ جو سول ڈیفنس کے اصول جانتے تھے وہ دوسروں کو خود حفاظتی کے مشورے دیتے رہے۔ اکثر نے گھر والوں کو تسلی کے فون بھی کئے۔زبانیں اپنے رب کے ذکر سے تر رہیں اور آنکھیں امید کی چمک سے روشن۔

جوں ہی دہشت گرد اغلباً گولیاں ختم ہونے کے بعد واپس گئے یہ سب پر امن اور بہادر لوگ دامن جھاڑ کر زندگی کی طرف لوٹ آئے پہلے زخمیوں کو اور پھر شہیدوں کی لاشوں کو یکے بعد دیگرے ایمبولینسوں میں سوار کرانے میں جت گئے اور اس سے فارغ ہوئے تو ہسپتالوں میں لائنیں لگا کر جا کھڑے ہوئے کہ اپنے زخمی پیاروں کی اپنے خون سے مدد کریں چشمِ فلک نے کب ایسے عجیب لوگ دیکھے ہونگے ایک غیر از جماعت پولیس افسر کا یہ تبصرہ کہ کمال کی جماعت ہے حقیقت کا محض ایک سطحی اظہار ہے۔

بقیہ صفحہ 6 پیٹ کی بیماریاں اوران کی روک تھام

ایسی بیماریاں جو انزائم کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہیں ان کے علاج کے لئے انزائم دواؤں کی شکل میں مل جاتے ہیں لیکن بہت مہنگے ہوتے ہیں بہتر تو یہی ہے کہ ایسی غذا جو ہضم نہ ہوتی ہو اس کو استعمال نہ کیا جائے یا ایسی شکل میں استعمال کیا جائے جس میں وہ ہضم ہو سکے جیسا کہ دودھ اور گلیٹن کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔

شراب، منشیات، تمباکو کھانا اور پینا ان اعضاء پر بہت برا اثر ڈالتے ہیں ان سے قطعی طور پر بچنا چاہئے۔ بعض زہریلے عناصر جیسے سیسہ اور سنکھیا پینے کے پانی میں ملا ہوا ہوتا ہے اور آنتوں کی بیماریوں اور ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے پانی وہی پینا چاہئے جو ان عناصر سے پاک ہو۔ اسی طرح بعض غذائیں زہریلی ہوتی ہیں مثلاً بعض جھیلوں میں مچھلی کے گوشت میں پارے کی آمیزش ہو جاتی ہے اور ایسی مچھلی کے کھانے سے آنتوں کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی چیزیں کھانی نہیں چاہئے۔

مختصراً یہ کہ معدے اور آنتوں کو صحت مند رکھنے کے لئے سادہ اور صاف ستھری خوراک کھانا ہی سب سے اچھا اصول ہے جس پر عمل کرنا چاہئے۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

پیٹ کی بیماریاں اور ان کی روک تھام

صاف ستھری اور آلودگی سے پاک غذا کا استعمال ہی ان بیماریوں سے بچاتا ہے

انسان کی زندگی کی بقا خوراک پر ہے۔ خوراک مہیا نہ ہو تو ہلاکت ہے۔ خوراک منہ کے ذریعہ کھائی جاتی ہے اور اس میں پانی ہوتا ہے۔ روٹی ہوتی ہے۔ گوشت اور انڈے ہوتے ہیں۔ دالیں وغیرہ ہوتی ہیں۔ دودھ، دہی، مکھن، گھی اور تیل ہوتا ہے۔ پھل اور سبزیاں ہوتی ہیں۔ غرض انواع واقسام کی چیزیں انسان کھاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کی بڑھوتری ہوتی ہے۔ بچے سے جوان ہوتا ہے۔ جوان سے بوڑھا ہوتا ہے۔ کام کاج کرتا ہے کوئی ہل چلاتا ہے اور کوئی دفتر میں بیٹھ کر کام کرتا ہے۔

یہ غذا کیسے جسم کا حصہ بنتی ہے اس کے متعلق اب کچھ بیان کیا جائے گا۔ تمام خوراک پہلے جسم میں ہضم ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے بنیادی اجزاء میں تقسیم ہوتی ہے۔ مثلاً روٹی ہضم ہو کر گلوکوز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مکھن ہضم ہو کر اپنے چھوٹے اجزاء میں بدل جاتا ہے اور دودھ، انڈے، دالیں اور گوشت چھوٹے چھوٹے امائنو ایسڈز (amino acids) جن سے وہ بنے ہوئے ہیں ان میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ خوراک کو اس طرح توڑنے پھوڑنے کا عمل منہ سے ہی شروع ہو جاتا ہے پھر معدے اور آنتوں میں جاری رہتا ہے یہاں تک کہ آنتوں کی اندرونی جھلی کے خلیات میں اس عمل کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس کام کو کرنے کے لئے ایسے مرکبات مہیا کئے گئے ہیں جو موقعہ پر موجود ہوتے ہیں اور انہیں انزائم (enzyme) کہتے ہیں۔ کھانا کھانے کے ساتھ ہی آنتوں میں دورانِ خون بھی کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور ہاضمے کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ان ذرات کو خون میں جذب کرنے کا عمل بھی جاری رہتا ہے جو خون وغیرہ میں جذب ہو کر جگر کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

معدہ اور آنتوں کی بیماریاں

پیٹ درد، الٹیاں، دست، فضلے میں خون اور پیٹ میں گولے وغیرہ علامات آنتوں کی بیماریوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ان بیماریوں کی بہت سی وجوہات ہیں۔ سب سے اہم تو کیڑے ہیں جو کئی قسموں کے ہوتے ہیں اور چھوٹے سے چھوٹے وائرس سے لے کر بڑے بڑے کئی فٹ لمبے ٹیپ ورم (tape worm) تک آنتوں کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کیڑے غذا کے ساتھ ہی جسم میں داخل ہوتے ہیں چنانچہ ہیضہ، ٹائیفائیڈ، پیچش اور دستوں کی بیماریاں کئی قسم کے بیکٹیریا سے ہوتی ہیں جو خوراک کے ساتھ انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں بہت سے بیکٹیریا کا علاج انٹی بائیوٹکس کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے لیکن انٹی بائیوٹکس کی وجہ سے ہی ایک اور خطرناک بیکٹیریا آنتوں میں گھر بنا لیتا ہے اور اس کے نتیجے میں بڑی آنتوں میں شدید سوزش اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر وائرس کے حملے کے نتیجے میں بھی دست آنے لگ جاتے ہیں اور ان جراثیم کو کوئی انٹی بائیوٹک ہلاک نہیں کرتی اور اگر ان دواؤں کو استعمال کیا جائے تو مریض اور زیادہ بیمار ہو جاتا ہے۔ یہ بھی خوراک کی آلودگی کی وجہ سے پیٹ میں پہنچتے ہیں۔ بعض بڑے جراثیم اور خون چوسنے والے کیڑے اور کیچوے بھی اسی طرح پیٹ میں پہنچتے ہیں اور بیماری پیدا کرتے ہیں۔

ایک بیماری عرف عام میں السر (ulcer) کہلاتی ہے۔ اس بیماری میں چھوٹی آنت یا معدہ میں زخم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مریض کو پیٹ میں بہت درد ہوتا ہے اور بعض دفعہ اس زخم سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر یہ بہت بڑھ جائے تو انسان کی جان کو لالے پڑ جاتے ہیں۔ پرانے زمانے میں گمان کیا جاتا تھا کہ یہ زخم معدہ میں تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں لیکن جوں جوں تحقیق ہوئی تو یہ بات سامنے آئی کہ ایک قسم کا جراثیم اس زخم کے بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور اس جرثومہ کی ہلاکت کے بعد معدہ کا زخم مندمل ہو جاتا ہے۔ غرض جراثیم کئی زاویوں سے معدہ اور آنتوں کی بیماریوں میں اہمیت رکھتے ہیں۔

معدہ میں غذا کو ہضم کرنے کے لئے نمک کا تیزاب بھی بنتا ہے لیکن معدہ کی اندر کی جھلی میں اس کو برداشت کرنے کی طاقت ہوتی ہے اور اسے اس تیزاب سے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ البتہ معدہ کے اوپر غذا کی نالی (oesophagus) اور نیچے چھوٹی آنت (duodenum) کا شروع کا حصہ اس کو برداشت نہیں کرسکتا اور اگر کسی وجہ سے معدہ کا محلول ان حصوں میں پہنچ جائے تو انہیں جلا کر زخم ڈال دیتا ہے۔ اس لئے معدہ کے دونوں جانب بہت مضبوط عضلات اس محلول کو وہاں جانے سے روکے رکھتے ہیں۔ البتہ اگر معدہ کی تیزابیت کسی وجہ مثلاً شراب نوشی یا سگریٹ نوشی یا غصے کی عادت یا پریشانی اور فکر یا علاج کے سلسلے میں استعمال ہونے والی دواؤں یا کسی بھی اور وجہ سے بڑھ جائے تو پھر تیزابیت معدہ کی جھلی کی برداشت سے بڑھ جاتی ہے اور اس میں بھی زخم ڈال دیتی ہے۔ بعض اوقات ایسے زخم کینسر میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور اس کی جڑیں تمام جسم میں پھیل جاتی ہیں۔

پھر ایک اور قسم کی بیماریوں کا بیان یہاں پر مناسب ہوگا اور وہ بیماریاں ان مرکبات کی کمی یا زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے جو غذا کو اس کے اجزاء میں تحلیل کرنے میں مدد دیتے ہیں ان کا تذکرہ پہلے کیا جاچکا ہے اور انہیں انزائم کہتے ہیں۔ یہ مرکبات بھی بہت طاقتور ہوتے ہیں اور غذا میں موجود گوشت کو چند منٹوں میں گلا کر رکھ دیتے ہیں چنانچہ ان کے لئے معدہ یا آنتوں یا جسم کے دوسرے حصوں کے گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تحلیل کر دینا کیا مشکل ہے اور اگر ایسا ہو جائے تو انسان کی ہلاکت ہے لیکن ان سے بچاؤ کا ایک موثر نظام موجود ہے اور اگر یہ کام کرنا چھوڑ دے تب ہی ایسا ہوتا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی جسم میں لبلبہ (pancreas) بہت سے ایسے انزائم بناتا ہے جو روٹی اور بوٹی کو ہضم کرنے کے لئے ضروری ہیں لیکن اس غدود کی ایک بیماری میں یہ انزائم غدود سے باہر نکل کر جسم کے گوشت کو ہی کھانا شروع کر دیتا ہے اور شدید بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف اسی غدود کی ایک اور بیماری میں یہ انزائم موجود ہی نہیں ہوتے اور خوراک ہضم ہی نہیں ہوتی اور فضلہ میں خارج ہو جاتی ہے اور مریض سوکھ کر کانٹا ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض کو بھی دستوں کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔

پھر ایک اور چھوٹا سا لیکن بہت اہم انزائم دودھ میں پائی جانے والی شکر جسے لیکٹوز (lactose) کہتے ہیں کو اس کے اجزاء میں تقسیم کرتا ہے کیونکہ اس کے بغیر یہ شکر جسم میں جذب نہیں ہوسکتی اور فضلے میں خارج ہو جاتی ہے اور اپنے ساتھ پانی کو بھی جس میں وہ حل ہوتی ہے ساتھ لے کر نکلتی ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں پتلے دست اور پیٹ میں اپھارا پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن نوزائیدہ بچوں کی آنتوں میں اس انزائم کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور انہیں ایسی تکلیف نہیں ہوتی حالانکہ ان کی خوراک تو تمام وقت دودھ پینا ہی ہوتی ہے۔ جوں جوں بچے کی عمر بڑھتی ہے اس انزائم کی مقدار آنتوں میں گھٹنی شروع ہو جاتی ہے چنانچہ 15 فیصد سفید فام نسل کے جوان لوگوں کی آنتوں میں یہ انزائم نہیں ہوتا۔ بعض اور نسل کے لوگوں میں تو 90 فیصد افراد میں یہ انزائم نہیں ہوتا اور ایسے لوگوں کو دودھ پینے کے بعد پیٹ میں اپھارا اور دستوں کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ اگر دودھ کو دہی میں تبدیل کر دیا جائے تو پھر وہ ہضم ہو جاتا ہے کیونکہ دہی بنانے والے جراثیم جسے لیکٹو بیسیلس (lacto bacillus) کہتے ہیں وہ یہ انزائم خود بناتا ہے اور لیکٹوز کی تحلیل کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

ایک اور بیماری ہوتی ہے جس میں گندم جو اور اسی قسم کے دوسرے اناج میں موجود ایک پروٹین گلیٹن (gluten) آنتوں کی جھلی کو نقصان پہنچاتی ہے اور وہ کام کرنا بند کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں خوراک جسم کا حصہ نہیں بنتی اور مریض کو دست آنے لگ جاتے ہیں اور اس کا علاج یہ ہے کہ ایسے اناج کھائے جائیں جن میں متذکرہ بالا پروٹین موجود نہ ہو جیسے چاول اور مکئی۔ چنانچہ جب ایسا کیا جاتا ہے تو بغیر کسی اور علاج کے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے اور اس کی آنتیں درست ہو جاتی ہیں۔ پھر بعض مریضوں کو بعض غذاؤں مثلاً انڈہ یا مچھلی سے الرجی ہوتی ہے اور انہیں کھاتے ہی الرجی کی علامات جیسے خارش، چھپاکی یا سانس کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔

غرض یہ معدہ اور آنتوں کی بڑی بڑی بیماریاں ہیں جو مختصراً بیان کی گئی ہیں اور اب ان کی روک تھام کے متعلق کچھ تحریر کیا جائے گا۔

معدہ اور آنتوں کی بیماریوں کی روک تھام

معدہ اور آنتوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے سب سے اہم وہ خوراک ہے جو انسان کھاتا ہے۔ پانی صاف ستھرا اور جراثیم سے پاک ہو۔ غذا بھی صاف ستھری سادہ اور جراثیم سے پاک ہو۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ اور منہ اچھی طرح دھو لئے جائیں اور اسی طرح کھانے کے تمام برتن بھی صاف ستھرے ہونے چاہئیں تا کہ پیٹ کے اندر جانے والی غذا ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہو۔ اس کے علاوہ تازہ سبزیاں اور پھل اور مناسب مقدار میں دوسرے غذائی اجزاء بھی ضروری ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے وہ وٹامنز جسم کو مہیا ہو جاتے ہیں جن سے آنتوں کے خلیات تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ معدے اور آنتوں کی بعض بیماریوں میں وٹامنز جذب کرنے کی طاقت ختم ہو جاتی ہے اور تمام جسم پر برا اثر پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں ٹیکے کے ذریعہ سے وٹامنز دیئے جانے ضروری ہیں۔

پھر بعض جراثیم کے خلاف حفاظتی ٹیکے دستیاب ہیں اور ان کے لگانے سے بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے ان میں ہیضہ، ٹائیفائیڈ اور ٹی بی سے بچنے کے ٹیکے سرفہرست ہیں جن سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ایسی بیماریاں جو انٹی بائیوٹک دوائیوں کے استعمال کی وجہ سے ہو جاتی ہیں ان کے علاج کے لئے بھی دوائیں موجود ہیں لیکن ان سے بچنے کے لئے انٹی بائیوٹک دوائیوں کا غیر ضروری استعمال نہ کرنا بہت ضروری ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شکریہ احباب

محترمہ امۃ النور صاحبہ بنت محترم پیر معین الدین صاحب مرحوم کراچی تحریر کرتی ہیں۔

میں ان تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے ہماری والدہ محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بیگم محترم پیر معین الدین صاحب کی وفات پر ہمارے غموں کو بانٹنے کی کوشش کی اور اپنی محبت سے یہ ثابت کر دیا کہ یہ صدمہ ہم سب کا سانجھا ہے۔ ہسپتال میں جب میں امی کو بتاتی کہ یہ لوگ آپ کو پوچھ رہے ہیں تو جواب ہوتا۔

"ان سب کو جزاک اللہ کہنا، وہ حضرت مسیح موعود کی محبت میں مجھے پوچھ رہے ہیں"

ہم سب کی طرف سے تمام احباب جماعت کو جزاکم اللہ احسن الجزاء ہم سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہمارے والدین کی درجات کی بلندی کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقربین میں شامل فرمالے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ کمپیوٹر کورسز

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا جارہا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور معلومات کے لئے درج ذیل نمبر 0332-7075210 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر کورس

(ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد کیلئے)

ٹائپنگ (اردو + انگلش) بیسک ایم ایس آفس، ان پیج

دورانیہ 1 ماہ فیس کورس -/1500

ویب پیج ڈیزائننگ

(ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس)

ایچ ٹی ایم ایل، اڈوب فوٹو شاپ، جاوا سکرپٹ، ڈریم ویور

دورانیہ 2 ماہ فیس کورس -/2000

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

ولادت

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری وقف نو فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میری بیٹی مکرمہ ھبۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مجیب احمد صاحب کو 9 جنوری 2012ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام انیس احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب خوشابی یکے از پانچ ہزار مجاہدین تحریک جدید کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، لائق، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز فعال لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم منور احمد شاہد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری مال دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم مسلم احمد شہزاد صاحب آف آسٹریلیا کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 21 جنوری 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرمہ نصرت سلیم صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم اختر صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر پر کیا۔ مکرم مسلم احمد شہزاد صاحب، مکرم چوہدری محمد علی صاحب چک نمبر 427 ٹی ڈی اے ضلع لیہ کے پوتے اور مکرم چوہدری مختار احمد صاحب اٹھوال کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت احمدیہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے نیز مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

خاکسار کی 12 مئی 2011ء کو انجیو پلاسٹی ہوئی تھی۔ دو سٹڈ ڈالے گئے تھے۔ اب دوبارہ خاکسار کی انجیوگرافی متوقع ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت انسپکٹران مال

وقف جدید انجمن احمدیہ میں انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مکمل کوائف، تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپی، صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش اور اپنی ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر کے ہمراہ ناظم مال وقف جدید ربوہ کے نام مورخہ 31 جنوری 2012ء تک ارسال کریں۔ خوشخطی کے حامل امیدواران کو ترجیح دی جائے گی۔

امیدوار کی تعلیمی قابلیت: ایف اے۔ ایف ایس سی (کم از کم 45 فیصد نمبر)

(ناظم مال وقف جدید)

اعلان داخلہ

ایم ایس سی

ابلاغ عامہ، ریاضی، شماریات، کیمسٹری، فزکس، انوائرنمینٹل ڈیزائن، سوشیالوجی، ایم بی اے، ایم کام

بی ایس پروگرامز (چارسالہ پروگرام)

مائیکرو بیالوجی، کیمسٹری

ایم اے

ثانوی تعلیم اساتذہ، ایجوکیشنل اینڈ مینجمنٹ (ای پی ایم) خصوصی تعلیم، لائبریری انفارمیشن سائنسز

ایم ایڈ

ثانوی تعلیم اساتذہ، سائنس ایجوکیشن، خصوصی تعلیم

پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ

انوائرنمینٹل ڈیزائن، ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ، ابلاغ عامہ، کمپیوٹر سائنس (آن لائن)، تدریس انگریزی بطور غیر ملکی زبان

بیچلر پروگرامز

بی کام، ماس کمیونیکیشن، بی اے، بی اے لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنسز۔

ٹیچر ٹریننگ پروگرام

عریبک ٹیچر ٹریننگ پروگرام، ای ٹی سی

انٹرمیڈیٹ پروگرام

ایف اے، آئی کام، ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) ایف ایس سی (پری میڈیکل)

میٹرک

سرٹیفکیٹ کورسز (دورانیہ چھ ماہ)

اللسان العربی (ابتدائی عربی کورس) عربی بول چال، لائبریرین شپ، فرنچ آن لائن (مخصوص شہروں کیلئے)

زرعی کورسز (دورانیہ چھ ماہ)

پودوں کی دیکھ بھال، تیل دار فصلوں کی پیداوار، ڈیری فارمنگ، جدید زراعت، مرغبانی

اوپن ٹیک کورسز

الیکٹریشن، پلمبنگ، الیکٹریکل، وائرنگ، موٹر وائینڈنگ ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشنگ، کمپیوٹر سافٹ ویئر اینڈ ہارڈ ویئر، ویلڈنگ

نوٹ: یہ پروگرام درج ذیل شہروں میں پیش کئے جائیں گے۔ بورے والا، کوٹ ادو، راولپنڈی، اسلام آباد اور ہری پور۔

شارٹ ٹرم تعلیمی پروگرام (دورانیہ تین ماہ)

سوشل سائنسز، مینجمنٹ سائنسز، کمیونٹی ایجوکیشن، ہوٹل سروسز۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 فروری 2012ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے: 051-9250175,9057165

(نظارت تعلیم)

دل کھول کر خرچ کریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اگر میرے پاس احد کے برابر سونا آجائے تو مجھے خوشی اس میں ہوگی کہ اس پر تیسرا دن چڑھنے سے پیشتر اللہ کی راہ میں اسے خرچ کردوں اور ضرورت سے زائد ایک دینار بھی بچا کر نہ رکھوں اور سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دل کھول کر یوں خرچ کردوں اور لٹا دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہاتھوں کے اشارے کر کے بتایا۔ پھر فرمایا کہ جو لوگ زیادہ مال دار ہیں قیامت کے دن وہ گھاٹے میں ہوں گے سوائے ان کے جو اس طرح دائیں بائیں آگے اور پیچھے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔ (بخاری)

احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
کیلسی ماب
مٹی چھڑانے اور بچوں میں خون اور کیلشیم کی کمی دور کرتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

خبریں

ایرانی فورسز کی سرحد پر پاکستانیوں پر فائرنگ

ایران جانور لے جانے والے پاکستانیوں پر سرحد پر ایرانی فورسز نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں 8/افراد جاں بحق ہوگئے۔

چیک پوسٹوں پر حملے اور جھڑپیں

کرم ایجنسی ، بنوں اور سوئی کے علاقوں میں چیک پوسٹوں پر شدت پسندوں نے حملے کئے جس کے نتیجہ میں 6 سیکیورٹی اہلکارجاں بحق ہو گئے اور 22 زخمی ہو گئے۔ جبکہ جوابی کارروائی میں 20 شدت پسند بھی ہلاک ہوگئے۔

امریکی ریاست ٹیکساس میں طوفان

امریکی ریاست ٹیکساس میں شدید بارشوں اور آندھی کے سبب نظام زندگی مفلوج ہوکر رہ گیا ہے۔ ہزاروں افراد بجلی کی سہولت سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ سڑکوں پر پانی اس قدر ہے کہ گاڑیاں ڈوبی ہوئی ہیں موسم کی خرابی کی وجہ سے درجنوں پروازیں بھی منسوخ کرنا پڑی ہیں۔ جبکہ ماہر ارضیات کا کہنا ہے کہ اتنا پانی جمع ہونے سے بھی عشروں کی پیاسی اس ریاست کی خشک سالی ختم نہیں ہوگی۔

انسان مادے کا درجہ حرارت 20لاکھ ڈگری سینٹی گریڈ کرنے میں کامیاب

ایٹمی فیوژن تخلیق کرنے کیلئے انسان نے اس جانب اس وقت پہلا قدم اٹھایا ہے جب سائنسدانوں نے ٹھوس مادے کو دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور ایکسرے لیزر سے گرم کر کے 20لاکھ ڈگری سینٹی گریڈ کے درجہ حرارت تک پہنچا دیا۔ کیلیفورنیا میں کام کرنے والے محققین کی ٹیم نے جو لیزر استعمال کی وہ کسی بھی انسانی تیار کردہ ایکسرے سے ایک ارب گنا زیادہ طاقتور تھی۔ تجربے کے دوران انہوں نے پلازما کی ایک قسم تیار کرلی جسے ''گرم کثیف مادہ'' کہا جاسکتا ہے اوراس کا درجہ حرارت 20لاکھ درجہ سینٹی گریڈ پر پہنچ گیا۔ یہ پوراعمل سیکنڈ کے دس کھرب ویں حصے تک برقرار رہے۔

سونے اورتیل کی قیمت میں اضافہ

امریکی فیڈرل ریزروز کی جانب سے شرح سود کو دوسال کیلئے صفر رکھنے کے منصوبے کے بعد سونے اورتیل کی قیمت میں اضافہ ہوگیا جس کے بعد سونے کی فی اونس قیمت 1.2 فیصد اضافے کے ساتھ ایک ہزار 7 سو 29 عشاریہ 76 ڈالر پر پہنچ گئی۔ اور تیل کی قیمت میں ایک فیصد اضافے کے بعد امریکی تیل کی قیمت 101.39 ڈالر کی سطح پر پہنچ گیا۔

مستحق طلباء کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلداول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہوچکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کارخیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھاسکتے ہیں ایسے مستحق اورغریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6ہزار 485 طلباء و طالبات کو وظائف اور 338 طلباء وطالبات کو کتب مہیا کی گئیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری: 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول: 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی ۔ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات: ایک سے 3 لاکھ روپے تک سالانہ

سینکڑوں طلبہ جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

PH:0092 47 6212473
Mob:0092 332 7079462
0092 333 6707153
E-Mail:ntaleem@gmail.com
URL:www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔جنوری	
طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:40

درخواست دعا

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب دارالانوار ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم مہر عرفان احمد صاحب دارالذکر لاہور کے پتے کی پتھری کا کامیاب آپریشن شالامار ہسپتال لاہور میں ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

FR-10

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس اینڈ سلک سنٹر
گل احمد۔ الکرم۔ امپورٹڈ گرم ورائٹی دستیاب ہے۔
ریلوے روڈ ربوہ 047-6213961,0300-7711861

عنقریب افتتاح
تاج آکشن (ڈسپلے) سنٹر
مکمل ڈسپلے کے ساتھ گھریلو اشیاء کی خرید وفروخت
ہر قسم کی گھریلو اشیاء کی خرید وفروخت کا مرکز
کسی بھی قسم کی گھریلو اشیاء خریدنا چاہیں یا فروخت کرنا چاہیں ہمارے پاس اشیاء رکھوانے کی سہولت موجود ہے
15 سال سے مصروف خدمت
اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
رابطہ: ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ربوہ
پروپرائٹر: شاہد محمود: 0331-7797210
فون: 0476213765,03334505232

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317